Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

Vinay and Darbelnet's Model: Application in Urdu Literature

وینے اور ڈر بلنے کے مطابقتی ماڈل کا اردو ادب میں اطلاقی تجزیہ

Asghar Bashir[1], Dr. Shabbir Ahmad Qadri[2]
[1]PhD Scholar, [2]Associate Professor, Riphah International University, Faisalabad
Correspondence Email: asgharbashir84@gmail.com

pISSN: 3007-2077
eISSN: 3007-2085

HEC approved in
Y category.

Received:15-01-2025
Accepted: 17-02-2025
Online: 01-03-2025

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license.

Copyright: © 2024 by the author(s).

Abstract

This study applies Vinay and Darbelnet's model to the analysis of translation techniques within Urdu literature. Nearly sixty years ago, scholars began examining the linguistic shifts that occur during translation, with Vinay (1910–1999) and Darbelnet (1904–1990) presenting a seminal model in 1958. Their framework categorizes translation into three linguistic levels—lexical, syntactic, and contextual—and distinguishes between overarching strategies and specific procedures. The research investigates both direct (literal) and oblique (free) translation approaches, detailing procedures such as borrowing, calque, literal translation, transposition, modulation, and equivalence. It further explores the interaction between linguistic signs, syntactic structures, and contextual messages, emphasizing the importance of cultural nuances in translation. By analyzing the inherent structural and semantic differences between the source and target languages, the study aims to provide a comprehensive framework that guides translators in selecting suitable techniques. The expected outcome is an enhanced understanding of translation processes that improves the fidelity and cultural resonance of translated texts.

Keywords:
Translation Studies, Vinay and Darbelnet Model, Equivalence, Transposition, Modulation, Calque, Cultural Nuances, Linguistic Analysis

قریباً ساٹھ سال قبل ترجمے کی مختلف لسانیاتی جہات کو مد نظر رکھتے ہوئے کئی مطالعات نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ ترجمے کے دوران کیا تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ ان کوششوں میں دو کینیڈین ماہرین، ژاں پال وینے (۱۹۱۰ء۔۱۹۹۹ء) اور ژاں ڈر بلنے (۱۹۰۴ء۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

۱۹۹۰ء) کا پیش کردہ ماڈل (۱۹۵۸ء) نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔ ان کا ماڈل فرانسیسی اور انگریزی کے اسلوبیاتی موازنہ پر مبنی تھا اور اسے علومِ ترجمہ پر گہرا اثر ڈالنے والے کلاسیکی ماڈلز میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس ماڈل کو مختلف زبانوں پر مختلف محققین نے اپنایا۔ وینے اور ڈربلنے نے اسے تین بنیادی لسانیاتی تصورات کے مطابق مرتب کیا: لغت (الفاظ کی سطح)، نحوی ساخت (نحوی سطح) اور پیغام (متنی وسیاقی سطح)(۱)۔

یہ ماڈل ترجمے کے عمل کو مختلف سطحوں پر تقسیم کر کے ہر سطح پر ترجمے کی نوعیت کو سمجھنے اور بہتر انداز میں انجام دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ یہ لسانی، نحوی، اور سیاقی پہلوؤں کو مربوط کرنے کی ایک جامع کوشش ہے جو ترجمہ نگار کے لیے ایک کارآمد رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ اس ماڈل کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے لیے وینے اور ڈربلنے کے پیش کردہ بنیادی تصورات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے، جن میں لسانی علامت (linguistic sign)، تابعداری اور اختیار (servitude and option)، اور ترجمہ اکائی (translation unit) شامل ہیں۔

لسانی علامت (دال اور مدلول)

علامت ایک پیچیدہ تصور ہے۔ فیرڈینںڈ ڈی سوسئیر کے نظریے کے مطابق، یہ 'تصور اور اس کی تحریری یا زبانی لسانی شکل کا ناقابلِ تقسیم اتحاد' ہے۔ اس میں مدلول سے مراد تصوراتی حصہ ہے، جبکہ دال لسانی ظہور کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ہر بیان (utterance) بذات خود ایک دال کی حیثیت رکھتا ہے، جو ایک مخصوص لسانی مفہوم (مدلول) کی نمائندگی کرتا ہے۔ "لسانیات ایک تعارف" کے مصنف ڈاکٹر طارق رحمان (۱۹۴۹ء۔پ) لکھتے ہیں:

> "زبان محض ایک سماعی نظام ہے۔ جس میں آوازوں کے کسی مجموعے کا آزادانہ طور پر کچھ بھی مطلب ہو سکتا ہے۔ لسانیاتی رمز یا رمز سے مراد ایسی آواز جو کسی شے یا چیز کے ساتھ منسوب ہو۔ مثال کے طور پر "کتا" آوازوں کا مجموعہ ہے۔ یہ لسانیاتی رمز ہے۔ اردو میں ان آوازوں سے مراد چار ٹانگوں والا جانور ہے جو کہ کینائن (Canine) خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس طرح یہ ایک جانور پر دلالت کرتا ہے۔ اس جانور کے لیے مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں۔ مثلاً ڈاگ (انگریزی)، چنین (فرانسیسی)، کلب (عربی)، کتا (اردو، ہندی)، سگ (فارسی)، سپائی (پشتو)۔
>
> پس ثابت ہوا کہ دلالت کرنے والی آوازیں مختلف ہیں۔ لیکن جس کی طرف دلالت کی جاتی ہے ایک ہی ہے۔
>
> سوسئیر نے دلیل دی کہ لسانیاتی علامتوں اور چیزوں کے درمیان تعلق سماعی ہیں۔ ہم کسی بھی چیز پر دلالت کے لیے کوئی بھی آوازوں کے مجموعے چن سکتے ہیں۔ آوازوں کی فطرت میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں جو انہیں خاص چیز کے لیے مخصوص کرتی ہو۔"(۲)

بیان کے باطن میں موجود مفہوم، جو دال اور مدلول کے درمیان تعامل کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے، پیغام (Message) کہلاتا ہے۔ یہاں اظہار کا طریقہ (Mode of Expression) اس پیغام کے مطلوبہ مفہوم پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ یہ پیچیدہ صورت حال بین اللسانی سطح (Intralingual Level) یعنی مواصلات کے دوران پیدا ہوتی ہے۔ الفاظ یا جملے متعلقہ حالات (یعنی مابعد لسانی معلومات) سے مشروط ہوتے ہیں، جن کے بغیر الفاظ صرف لغوی معنی تک محدود رہتے ہیں۔ تاہم، بین الزبانی سطح (Interlingual Level) یعنی ترجمے کے دوران یہ صورت حال مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے کیونکہ مترجم کو دونوں زبانوں میں علامت اور اظہار کے طریقے کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے تاکہ مفہوم مطابقت پذیر ہو سکے۔ ترجمے میں ایک زبان میں ایک دال کے مقابلے میں دوسری زبان میں ایک مختلف دال ہوتا ہے۔ شمس الرحمان فاروقی (۱۹۳۵ء۔ ۲۰۲۰ء) اپنے مضمون "دریافت اور بازیافت" میں یوں رقم طراز ہیں:

> "جارج اسٹائنر (George Stainer) کا نظریہ تقریباً یہی ہے جب وہ کہتا ہے۔ (یعنی روٹی کے لیے انگریزی لفظ) Pain کو (یعنی روٹی کے لیے فرانسیسی لفظ) کا ترجمہ نہیں کہہ سکتے۔ فرانسیسی کانوں کو لفظ Pain میں احتیاج اور پرجوش مطالبے کی وہ گونج سنائی دیتی ہے جو انگریزی لفظ میں ہے ہی نہیں۔" (۳)

زیادہ تر صورتوں میں مختلف زبانوں کے دونوں دال مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتے۔ ایسی صورت میں مترجم کو مناسب طریقہ کار اپنانا پڑتا ہے، جیسے Modulation (مفہوم کی تبدیلی)، تاکہ مفہوم کا خلاء پُر کیا جا سکے اور مطلوبہ مطلب پہنچایا جا سکے جیسے ورکر کے لیے کارکن کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تابعداری اور اختیار:

زبان مختلف نظاموں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ نظام قواعد و ضوابط کے تحت کام کرتے ہیں جو صارفین کو بامعنی اور درست اظہار پیدا کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جیسے الفاظ کی ترتیب، تعداد، جنس، وغیرہ۔ تاہم، ان نظاموں میں کچھ اختیاری دائرے بھی موجود ہوتے ہیں جن میں صارفین متبادل تلاش کر سکتے ہیں۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق، لازمی قواعد کو 'تابعداری' (Servitude) کہا جاتا ہے، جبکہ اختیاری پہلوؤں کو 'اختیار' (Option) کا نام دیا گیا ہے۔ ترجمے کے عمل میں مترجم کو ہدف زبان (Target Language TL) کے لازمی قواعد و ضوابط کے تحت فیصلے کرنے کے لیے پابند ہونا چاہیے اور ممکنہ اختیارات کے حوالے سے آزادی محسوس کرنی چاہیے۔ اسلوب کو عموماً اختیار کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے جبکہ گرامر کے قواعد اور جملے کی ساخت کو تابعداری کے زمرے میں رکھا جاتا ہے (۴)۔

ترجمہ اکائی:

’اکائی‘ سے مراد وہ سب سے چھوٹا عنصر ہے جس پر ترجمے کا عمل انحصار کرتا ہے۔ بظاہر الفاظ سب سے چھوٹی اکائی معلوم ہوتے ہیں، لیکن وینے اور ڈربلنے انہیں اس مقصد کے لیے غیر موزوں قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق، مترجم کے لیے زیادہ اہمیت شکل کی بجائے معنی کی ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ بولی جانے والی زبان میں بیانات کو الفاظ کے ذریعے بیان نہیں کیا جاتا، بلکہ صوتی اکائیوں اور لہجے کے گروہوں کے ذریعے نمایاں کیا جاتا ہے۔ وینے اور ڈاربلنے اپنا نقطۂ نظر یوں بیان کرتے ہیں کہ:

> ”معنی سے آغاز کریں اور ترجمے کے تمام مراحل کو معنوی دائرہ کار کے اندر مکمل کریں۔ اس مقصد کے لیے، مترجم کو ایسی اکائی درکار ہوتی ہے جو محض ظاہری معیارات تک محدود نہ ہو... جس اکائی کی نشاندہی ضروری ہے، وہ فکر کی اکائی ہے، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مترجم الفاظ کا نہیں بلکہ خیالات اور احساسات کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ہم 'ترجمے کی اکائی' کو بیان کے اس سب سے چھوٹے حصے کے طور پر متعین کرسکتے ہیں جس کے عناصر اس انداز سے مربوط ہوں کہ انہیں انفرادی طور پر ترجمہ کیا جانا چاہیے۔“(۵)

ترجمے کی اکائی جس کی نمائندگی لفظ سے کی جاتی ہے، اسے صرف نحوی ساخت کے مطابق متعین نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس کے معنیاتی پہلو اور سیاق وسباق کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

حکمت عملی بمقابلہ طریقۂ کار:

ترجمے کے باب میں اصطلاحات اس انداز میں مربوط ہیں کہ قارئین اور محققین کے لیے الجھن پیدا کرسکتی ہیں۔ اس لیے ہر اصطلاح کے مفہوم کو واضح کرنا ضروری ہے۔ نیومارک نے ’ترجمے کے طریقے‘ (یعنی ترجمے کی حکمت عملیاں) اور ’ترجمے کے طریقۂ کار‘ (یعنی ترجمے کی تکنیک) کے درمیان فرق کیا ہے۔ ان کے مطابق، جہاں ’ترجمے کے طریقے‘ مکمل متن سے متعلق ہیں، وہاں ’ترجمے کے طریقۂ کار‘ جملوں اور زبان کے چھوٹے یونٹوں سے متعلق ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، ترجمے کے طریقے مکمل متن کی ’کبیر سطح‘ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، جبکہ ترجمے کی تکنیکیں (یعنی طریقۂ کار) متن کے اندر ’صغیر سطح‘ کے مسائل (لفظ، جملہ، فقرہ اور جملے) سے نمٹنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں(۶)۔

اس مطالعے میں وینے اور ڈربلنے کا ماڈل اپنایا گیا ہے جنہوں نے فرانسیسی اور انگریزی کے لسانی واسلوبیاتی موازنے کیے، دونوں زبانوں کے متون کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے مابین فرق کا مشاہدہ کیا اور ترجمے کی مخصوص حکمت عملیاں اور طریقۂ کار کی نشاندہی کی۔

حکمت عملی (Strategy) مترجم کے جامع منصوبے کو ظاہر کرتی ہے، مثلاً:

ماخذ متن (ST) کے لیے 'لفظی '(Literal)اور 'معنوی '(Semantic)طریقے۔
ہدف متن (TT) کے لیے 'آزاد '(Free)اور 'ابلاغی '(Communicative)طریقے۔
جبکہ طریقۂ کار (Procedure)ایک خاص تکنیک ہے جو مترجم کسی محدود انداز میں متن پر اپناتا ہے، مثلاً:
"Transposition"کا طریقۂ کار جہاں کسی مخصوص لفظ کی قسم کو دوسری قسم میں بدلا جاتا ہے (جیسے فعل کو قید فعل میں تبدیل کرنا)(۷)۔

دو حکمت عملیاں اور سات بنیادی طریقۂ کار:

ترجمے کے دوران مناسب طریقۂ کار کا انتخاب کرنے کے لیے مترجم بعض اہم وجوہات اور خاص حالات پر انحصار کرتا ہے۔ ان میں شامل ہیں:(۱) متن کی نوعیت طریقۂ کار کے انتخاب پر بنیادی اثر ڈالتی ہے، مثلاً سائنسی اور شعری متون کی درجہ بندی۔(۲) دونوں زبانوں کے درمیان مماثلت اور اختلافات کا درجہ: اس میں ساختی، معنوی، اور ثقافتی پہلو شامل ہیں۔ اس حوالے سے ڈینیئلسن کا کہنا ہے کہ:"یہ مماثلت ہمیں اصل متن کی بعض خصوصیات کو برقرار رکھنے کی اجازت دیتی ہے، جبکہ تنوع ہمیں متن کو ازسرِنو تشکیل اور دوبارہ تحریر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔"(۸)

وینے اور ڈربلنے کے پیش کردہ مطابقتی نقطۂ نظر SL(ماخذ زبان) اور TL(ہدف زبان) کا موازنہ کرنے پر مبنی ہے تاکہ ساختی سطح پر لسانی فرق کو واضح کیا جاسکے اور ترجمے کے مختلف مسائل (جیسے: ثقافت، سیاق، پیغام وغیرہ) سے متعلق مشکلات کو حل کیا جاسکے۔ یہ تکنیک مترجم کو بہتر طریقۂ کار کے انتخاب میں مدد فراہم کرتی ہے۔(۹)

وینے اور ڈربلنے کے مطابق کسی بھی متن کو ماخذ زبان (SL) سے ہدف زبان (TL) میں ترجمہ کرنے کے لیے مترجم دو حکمت عملیوں کو اپنا سکتا ہے:

- براہِ راست ترجمہ (Direct Translation)(جسے وہ 'لفظی ترجمہ' کہتے ہیں)۔
- غیر مستقیم ترجمہ (Oblique Translation)(یا 'بالواسطہ حکمت عملی')۔

یہ اصطلاحات ان تراکیب کی تقسیم کی طرف اشارہ کرتی ہیں جنہیں دیگر محققین نے "لفظی" اور "آزاد" ترجمے کے طریقوں کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان دو حکمت عملیوں کے تحت سات طریقۂ کار شامل ہیں:

- براہِ راست حکمت عملی کے لیے تین طریقۂ کار۔
- غیر مستقیم حکمت عملی کے لیے چار طریقۂ کار۔

مستعار لینا(Borrowing)

ترجمے کی براہِ راست حکمت عملی کا پہلا طریقۂ کار مستعار لینا ہے۔ یہ ماخذ زبان کے سب سے قریب اور ترجمے کی سب سے سادہ تکنیک ہے۔ بنیادی طور پر اس میں ماخذ زبان کے لفظ یا الفاظ کی شکل کو براہِ راست منتقل کر کے ہدفی زبان کے لسانی عناصر میں شامل کیا جاتا ہے (یعنی بغیر ان کا ترجمہ کیے)، جیسے: اسمائے معرفہ، ثقافتی اصطلاحات، ایجادات وغیرہ۔ اس طریقۂ کار کے ذریعے مترجم ہدف زبان میں لغوی خلا کو پُر کرتا ہے۔

وینے اور ڈربلنے کے مطابق مستعار شدہ اظہار کا بنیادی ماخذ خود ترجمے کا عمل ہے۔ عمومی طور پر یہ رجحان تقریباً تمام زبانوں میں موجود ہے اور مستعار شدہ الفاظ مختلف زبانوں سے لیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر انگریزی مختلف زبانوں سے کئی مستعار الفاظ استعمال کرتی ہے، جیسے اردو سے جنگل(jungle)، پاجامہ(Pajamas)، ٹھگ(thug)، وغیرہ۔ اس کے برعکس، اردو بھی انگریزی سے مستعار الفاظ استعمال کرتی ہے، جیسے کمپیوٹر، ٹیکنالوجی۔ ایسے الفاظ عام طور پر ہدفی زبان میں معنیاتی خلا کو پُر کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور کبھی کبھار مقامی رنگ دینے کے لیے بھی، جیسے جاپانی الفاظ سوشی اور کیمونو۔ تکنیکی شعبوں میں کئی اہم اصطلاحات انگریزی سے دیگر زبانوں میں مستعار لی گئی ہیں جیسے وائی فائی، بلوٹوتھ، فیس بک، ریڈار، لیزر، وغیرہ(۱۰)۔

اس طریقۂ کار کو دیگر ماہرین بھی اپنے اپنے انداز میں زیر بحث لائے ہیں۔ کیٹ فورڈ(۱۹۱۷ء۔۲۰۰۹ء) اسے 'تحریری نقل' (Transliteration) کا نام دیتے ہیں، جسے اس تکنیک کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس میں مترجم ماخذ زبان کے الفاظ کو ہدف زبان کے حروف کے ساتھ لکھتا ہے۔(۱۱) نیومارک(۱۹۱۶ء۔۲۰۱۱ء) اسے 'منتقلی' (Transference) کہتے ہیں، جس میں 'تحریری نقل' کا عمل شامل ہوتا ہے۔(۱۲)

دیگر ماہرین نے اسی کام کے لیے مختلف اصطلاحات بھی پیش کی ہیں۔ ہروی اور ہیگنز کے نزدیک یہ 'ثقافتی استعارہ' (Cultural Borrowing) ہے، بیکر کے مطابق یہ 'مستعار لفظ' (Loan Word) ہے، چیسٹر مین اسے 'غیر مانوس بنانا' (Exoticising) کہتے ہیں اور ہاروی کے مطابق یہ 'تحریری نقل' (Transcription) کہلاتا ہے۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ تصور زیادہ تر ایک جیسا ہے لیکن فرق صرف اصطلاحات کا ہے۔(۱۳)

مستعار ترجمہ(Calque)

بنیادی طور پر کالک ایک فرانسیسی لفظ ہے جس کا مطلب ہے 'نقل کرنا' یا 'ماڈل بنانا'۔ تکنیکی لحاظ سے یہ اس عمل کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں کسی غیر ملکی لفظ یا جملے کے صرفیائی (مورفیمک) عناصر کو دوسری زبان میں ان کے معنیاتی طور پر ہم معنی

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

صرفیوں میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔

وینے اور ڈربلنے کے مطابق، 'کالک' ماخذ زبان کے الفاظ اور صرفیوں کی حرفی ترجمے کی ایک شکل ہے، جس میں ماخذ زبان کے اظہار یا ساخت کو حرفی ترجمے کے طور پر منتقل کیا جاتا ہے۔ اس طریقۂ کار میں اظہار کو حرف بہ حرف اور صرفیہ بہ صرفیہ ترجمہ کیا جاتا ہے نہ کہ صرف منتقل کیا جاتا ہے۔

'کالک' کو مستعار الفاظ کے لیے ایک متبادل حل سمجھا جاتا ہے، خاص طور پر عام ترکیبات، تنظیموں کے نام، وغیرہ کے ترجمے کے لیے۔ اس طریقۂ کار میں ماخذ زبان کے معانی کو لیا جاتا ہے اور انہیں ہدف زبان کی مقامی شکلوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔(۱۴) مثال کے طور پر انگریزی لفظ (skyscraper) کو اردو میں 'فلک بوس' کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے یا (solar system) کو 'نظامِ شمسی'۔ اسی طرح (bookworm) کو 'کتابی کیڑا' کہا جاتا ہے، اور (bed of roses) کو 'پھولوں کی سیج' کے طور پر ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسی ہی کئی دیگر مثالیں شامل کی جا سکتی ہیں، جیسے Superman کے لیے فوق البشر، waterfall کے لیے آبشار، birthplace کے لیے جائے پیدائش، Daydream کے لیے خیالی پلاؤ اور Iron curtain کے لیے آہنی پردہ کالک کی مثالیں ہیں۔ یہ طریقہ اس وقت مفید ہوتا ہے جب ہدف زبان میں کسی تصور کے لیے براہِ راست لفظ موجود نہ ہو اور مترجم کو ماخذ زبان کے معانی کو مقامی زبان کے ڈھانچے میں ڈھالنا ہو۔

عبد الصاحب مہدی علی (۲۰۰۵) کے مطابق کالک کو مستعار الفاظ کی طرح خلا پُر کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کالک اور مستعار الفاظ کا عمل ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں تاہم کالک ایک درمیانی حل فراہم کرتا ہے جہاں ماخذ زبان کے معانی کو ہدف زبان کے مستعمل عناصر میں قبول کیا جا سکتا ہے۔ یہ تکنیک تکنیکی لکھاریوں اور مترجمین کے لیے مستعار الفاظ کے مقابلے میں زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۱۵)۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق کالک کی دو اقسام ہیں:

۱. لغوی کالک: (Lexical Calques) ہدف زبان میں نئے ملحقہ الفاظ متعارف کروائے جاتے ہیں۔ مثال "play a role" کردار ادا کرنا۔

۲. ساختی کالک: (Structural Calques) ہدف زبان میں نئی ساخت متعارف کروائی جاتی ہے۔ مثال "non-violence policy" عدم تشدد کی پالیسی۔

عبد الصاحب مہدی علی مزید اقسام پیش کرتے ہیں:

۱. جزوی کالک (Partial Calques): جہاں ہدف زبان کے کالک کردہ اظہار میں جزوی ترمیم کی جاتی ہے۔ جیسے govt school سے سرکاری سکول یا next stop سے اگلا سٹاپ۔

۲. معنوی کالک(Semantic Calques): جنہیں 'معنوی تبدیلیاں' بھی کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر paper tiger سے کاغذی شیر، suicide attack سے خود کش حملہ، table leg سے میز کی ٹانگ۔

۳. مرکب کالک(Compound Calques): جہاں دو یا زیادہ الگ الفاظ کو جوڑ کر ایک نیا اظہار تخلیق کیا جاتا ہے۔ جیسے subway سے زیرزمین ریل، like-minded سے ہم خیال، invincible سے ناقابلِ تسخیر، autobiography سے خودنوشت۔

۴. مرکب-مستعار کالک(Hybrid Calques): جہاں کالک کردہ اظہار کا ایک عنصر مستعار لیا جاتا ہے اور دوسرا حرفی طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ جیسے اردو میں Richter scale کو ریکٹر پیمانہ یا internet café کو انٹرنیٹ کیفے کے طور پر کالک کیا جاتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مستعار لینے اور کلک کے طریقۂ کار سے ماخذ زبان کے الفاظ مکمل طور پر ہدف زبان میں شامل ہو جاتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کچھ معنوی تبدیلیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ ایسی تبدیلیاں انہیں "False Friends"(یعنی ایک ہی اظہار مختلف زبانوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن مختلف معانی رکھتا ہے) میں تبدیل کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، انگریزی میں 'hose' کا مطلب ہے 'مائع یا گیس منتقل کرنے کے لیے لچکدار پائپ'، جبکہ جرمن زبان میں یہ 'خواتین کے اسٹاکنگز' کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں 'fork' کا مطلب ہے 'کھانے کے لیے کانٹا'، جبکہ جرمن میں یہ 'کانٹے دار اوزار جو کھاد یا دیگر چیزیں اٹھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے' کے لیے بولا جاتا ہے۔ عربی میں 'لحم'(/laḥm/) کا مطلب ہے 'گوشت'، جبکہ عبرانی میں 'לחם'(/laḥm/) کا مطلب ہے 'روٹی'۔ یہ مثالیں اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں مستعار یا کالک کیے گئے الفاظ کس طرح مختلف سیاق وسباق میں مختلف معنی اختیار کر سکتے ہیں۔(۱۶)

لفظی ترجمہ

وینے اور ڈربلنے کے مطابق 'لفظی ترجمے کا طریقۂ کار' ماخذ زبان کے متن کو ہدف زبان میں گرامر اور محاورے کے لحاظ سے مناسب طریقے سے منتقل کرنے کا عمل ہے۔ ان کے نزدیک یہ 'لفظ بہ لفظ' ترجمہ ہے۔ یہ طریقۂ کار ان زبانوں کے درمیان زیادہ مؤثر ہے جو ایک ہی زبان کے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک جیسی ثقافت کو بیان کرتی ہیں، جیسے اطالوی اور فرانسیسی، جہاں مترجم ہدف زبان کے لسانی نظام کو برقرار رکھتا ہے(۱۷)۔

لفظی ترجمہ ان زبانوں کے درمیان قریباً ناممکن ہے جو مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں، جیسے انگریزی اور اردو۔ تاہم یہ کچھ مخصوص حالات میں استعمال کیا جا سکتا ہے، جب ساخت سادہ ہو، انداز واضح ہو، اور معنی صاف ہوں۔ مثال کے طور پر، "I get up

"early every day" کا ترجمہ یہ کیا جا سکتا ہے: میں ہر روز جلدی اٹھتا ہوں۔ اسی طرح I arrived at the airport at night کا ترجمہ: میں رات کو ہوائی اڈے پر پہنچا، کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے واضح ہے کہ دونوں زبانوں کے درمیان لفظ بہ لفظ ترجمہ ممکن ہے، بشرطیکہ ہدف زبان کے نحوی ڈھانچے کا احترام کیا جائے۔ اس بنیاد پر یہ طریقۂ کار سادہ نحوی ساخت یا لغوی سطح کے لیے ایک قابل قبول طریقہ ہے۔ اس طریقۂ کار کا استعمال پیچیدہ ساخت اور غیر مستقیم معنی والے جملوں میں عموماً غیر مؤثر اور بے معنی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ہدف زبان کے قارئین کے لیے ابہام اور غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔

لفظ بہ لفظ ترجمہ بعض اوقات ابہام پیدا کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر It is a book as I said previously of Mohammed Ali کا ترجمہ دو طریقے سے کیا جا سکتا ہے جیسے: 'یہ محمد علی کی کتاب ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا' یا 'یہ کتاب ہے جیسا کہ میں نے محمد علی سے کہا تھا'۔

یہ جملہ ابہام پیدا کرتا ہے کیونکہ اس کا مطلب دو مختلف انداز میں لیا جا سکتا ہے۔ اس مسئلے سے بچنے کے لیے مترجم کو ساخت میں کچھ تبدیلیاں کرنی ہوں گی تاکہ ترجمہ واضح اور غیر مبہم ہو، "یہ کتاب محمد علی کی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا۔"

لفظی ترجمہ قدیم ترین اور سب سے بنیادی ترجمے کی شکل ہے۔ نائیڈا کے مطابق، لفظی ترجمہ 'لفظ بہ لفظ' تکنیک ہے جو ماخذ زبان کے الفاظ اور جملوں کو لغوی اور نحوی طور پر ہدف زبان میں منتقل کرتی ہے۔ لفظی ترجمہ ماخذ زبان کے معنی پر توجہ دیے بغیر متن کے لسانی عناصر کو ہدف زبان میں منتقل کرتا ہے اور ہدف زبان کے لسانی اصولوں کا احترام کرتا ہے۔ (۱۸) نیومارک بیان کرتے ہیں کہ لفظی ترجمے میں ماخذ زبان کی نحوی ساخت کو ہدف زبان کے قریب ترین مساوی میں تبدیل کیا جاتا ہے اور الفاظ کو سیاق سے ہٹ کر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ (۱۹) لفظی ترجمہ ترجمے کی سب سے ابتدائی اور سادہ شکل ہے، جو صرف اس وقت ممکن ہے جب لفظ بہ لفظ تبدیلی ہدف زبان کے اصولوں کو نہ توڑے۔

چیسٹرمین کے مطابق، لفظی ترجمہ ماخذ زبان کے قریب ہو سکتا ہے لیکن گرامر کے لحاظ سے ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔ زیادہ تر ماہرین اسے 'لفظ بہ لفظ' ترجمے کے ساتھ جوڑ کر بیان کرتے ہیں، جو بعض اوقات ہدف زبان میں قواعد کے لحاظ سے غلط ہو سکتا ہے۔ تاہم، دیگر ماہرین اسے قابل قبول اور قواعد کے لحاظ سے درست سمجھتے ہیں۔ (۲۰)

مترجم کو یہ طریقۂ کار اس وقت اپنانا چاہیے جب یہ ہدف زبان میں درست اور واضح مطلب فراہم کرے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مترجم کو دوسرے مناسب طریقۂ کار اپنانے چاہئیں۔ وینے اور ڈربلنے بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات لفظی ترجمہ ناقابل قبول ہو سکتا ہے،

کیونکہ یہ متضاد معنی رکھتا ہے، بے معنی ہوتا ہے، یا ساختی یا عملی مقاصد کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں، وینے اور ڈربلنے 'غیر مستقیم حکمت عملی' (Oblique Strategy) کی سفارش کرتے ہیں، جس میں چار مختلف طریقۂ کار شامل ہیں۔(۲۱)

تبدیل محل (Transposition)

ایک ایسا طریقۂ کار ہے جس میں ماخذ زبان کی کسی خاص لفظی قسم کو ہدف زبان میں کسی مختلف قسم سے تبدیل کیا جاتا ہے بغیر اس کے کہ معنی میں کوئی فرق آئے۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق، یہ تبدیلی بین اللسانی (ایک زبان کی دو نحوی ساختوں کے درمیان) طور پر بھی کی جا سکتی ہے۔ (۲۲) مثلاً اس نے اپنی واپسی کی اطلاع دی۔ اس نے اطلاع دی کہ وہ واپس آئے گا۔ پہلا اظہار 'اساسی اظہار' (Base Expression) کہلاتا ہے اور دوسرا 'تبدیل شدہ اظہار' (Transposed Expression) کہلاتا ہے۔ پہلے جملے میں 'اپنی واپسی' اسم کی صورت میں ہے، جبکہ دوسرے جملے میں اسی مفہوم کو فعل "واپس آئے گا" کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔ یہ تبدیلیِ قواعد کی مثال ہے جہاں اسم کو فعل سے تبدیل کیا گیا ہے، لیکن مفہوم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

ترجمے میں تبدیل محل لازمی یا اختیاری ہو سکتا ہے۔ لازمی تبدیل محل میں مترجم ساختی حدود یا معنی کے روح کو برقرار رکھنے کے لیے ایسی تبدیلی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، جیسے اِن کُنتُم جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا (اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو اپنے پورے جسم کو غسل دو۔ If ye are in a state of ceremonial impurity, bathe your whole body۔ ان تینوں جملوں میں شرط اور جوابِ شرط کی ترتیب برقرار ہے لیکن ہر زبان کے نحوی قواعد کے مطابق الفاظ کی ترتیب میں تبدیلی آئی ہے۔ یہ تبدیل محل کی مثال ہے جہاں مفہوم ایک ہی ہے لیکن ساخت زبان کے قواعد کے مطابق تبدیل ہوئی ہے۔

اختیاری تبدیل محل میں مترجم کے پاس مختلف اختیارات میں سے ایک کا انتخاب کرنے کی آزادی ہوتی ہے، جیسے "before he comes back" کا ترجمہ 'اس کی واپسی سے پہلے یا پہلے کہ وہ واپس آئے' کیا جا سکتا ہے۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق تبدیل محل "سب سے عام ساختی تبدیلی" ہے جو مترجمین استعمال کرتے ہیں۔(۲۳)

اس کی مختلف اقسام ہیں، جن میں سے چند کی مثالیں درج ذیل ہیں:

فعل سے اسم میں تبدیلی:

"He studies daily" "اس کی روزانہ کی پڑھائی"۔

صفت سے اسم میں تبدیلی:

"The beautiful scenery" "خوبصورتی کا منظر"۔

جملے کی ترتیب میں تبدیلی:

"She is difficult to please" "اسے خوش کرنا مشکل ہے۔"

ایک فعل کو اسم صفت میں تبدیل کرنا:

"He walks quickly" "وہ تیز چلنے والا ہے۔"

یہ طریقۂ کار ترجمے کے عمل کو زیادہ لچکدار بناتا ہے اور ساختی یا ثقافتی فرق کو موثر طریقے سے ختم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

معنوی تبدیلی (Modulation)

معنوی تبدیلی ترجمے کا ایک طریقۂ کار ہے جو نحوی سطح پر استعمال ہونے والی تبدیل محل (transposition) کے برعکس معنوی سطح پر کام کرتا ہے۔ یہ ماخذ زبان اور ہدف زبان کے درمیان موجود مختلف تناظر یا مترجم کے نقطۂ نظر کو مدنظر رکھتے ہوئے 'معنی' میں تبدیلی کرتا ہے۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق، یہ عمل اس وقت ہوتا ہے جب ماخذ زبان اور ہدف زبان کے تناظر میں فرق کی وجہ سے پیغام کو ہدف زبان کے معیار کے مطابق دوبارہ ترتیب دینا پڑتا ہے (۲۴)۔

نیومارک اسے 'نقطۂ نظر، تناظر، اور بہت سی صورتوں میں سوچ کے زمرے کی تبدیلی' کے ذریعے ہونے والی تبدیلی قرار دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہدف زبان اور ماخذ زبان ایک ہی پیغام کو ظاہر کرنے کے لیے ایک جیسے اوزار استعمال نہیں کر سکتیں لہٰذا ترجمہ عمومی طور پر مسلسل معنوی تبدیلی کی شکل اختیار کرتا ہے۔ (۲۵)

وینے اور ڈربلنے نے معنوی تبدیلی کو ایک اچھے مترجم کی پہچان قرار دیا ہے کیونکہ یہ صرف زبان پر عبور حاصل کرنے کا مظاہرہ نہیں بلکہ تخلیقی سوچ کی صلاحیت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ یہ معنوی تبدیلی لازمی یا اختیاری ہو سکتا ہے۔ (۲۶)

معنوی تبدیلی کی اقسام اور اردو مثالیں:

۱۔ جز سے کل یا کل سے جز:

اس نے دروازہ میرے چہرے پر بند کر دیا اس نے دروازہ میری ناک پر بند کر دیا۔

۲۔ اثر سے سبب یا سبب سے اثر:

علی بہت عجیب لگ رہا ہے، میں نے اسے کافی عرصے سے نہیں دیکھا

علی اجنبی لگتا ہے، کیونکہ میں اسے کافی عرصے سے نہیں ملا۔

۳۔ ایک حصہ سے دوسرے حصہ کی تبدیلی:

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

اس نے اپنا گلا صاف کیا	اس نے اپنی آواز صاف کی۔

۴۔ شرائط کا الٹ دینا:

تم اسے وصول کر سکتے ہو	میں تمہیں بھیج دوں گا۔

۵۔ دوہرے انکار کا استعمال:

یہ ناممکن نہیں لگتا	یہ ممکن ہے۔

۶۔ فعل کو معروف سے مجہول میں تبدیل کرنا:

پولیس نے چور کو گرفتار کر لیا	چور گرفتار ہو گیا۔

۷۔ وقفوں اور حدود کی دوبارہ ترتیب:

نشانات کے درمیان پارکنگ نہ کریں	مخصوص پارکنگ جگہ۔
ایک ہفتے میں ملتے ہیں	سات دن کے بعد ملاقات ہو گی۔

۸۔ علامت یا تشبیہ کی تبدیلی:

وہ ایمان دار پیسے کماتا ہے	وہ ایمان داری سے روزی کماتا ہے۔
وہ لومڑی کی طرح چالاک ہے	وہ بھیڑیے کی طرح چالاک ہے۔

۹۔ عام سے خاص کی مثال:

اس نے خون کا عطیہ دیا۔	اس نے ایک پینٹ خون عطیہ کیا۔

یہ طریقۂ کار مترجم کو ماخذ زبان اور ہدف زبان کے تناظر کو بہتر طور پر ہم آہنگ کرنے کی اجازت دیتا ہے اور ترجمے کو فطری اور مؤثر بناتا ہے۔

مطابقت (Equivalence)

مطابقت ان زبانوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جن میں ثقافتی یا اسلوبیاتی طور پر مختلف ذرائع استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ ایک ہی صورت حال کو بیان کیا جا سکے۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق، مطابقت خاص طور پر محاوروں، کہاوتوں، کلیشے، اسموں کے جملوں، اور صفتی اظہاروں میں اہمیت رکھتی ہے جہاں پیغام کے اثر کو منتقل کرنا ضروری ہے، نہ کہ تصویر کو۔ مثال کے طور پر، انگریزی میں اسکٹل (۲۷) کے

لیے "dog" کا ذکر کیا جاتا ہے، جو چینی زبان میں "bull" کے ذریعے بیان ہو سکتا ہے۔ یہاں مقصد تصویر کو نقل کرنا نہیں بلکہ پیغام کے اثر کو منتقل کرنا ہے۔(۲۸)

وینے اور ڈر بلنے وضاحت کرتے ہیں کہ محاورے یا کہاوتوں کو کالک طریقۂ کار کے ذریعے منتقل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ اکثر قارئین کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کر سکتی ہیں۔ مترجمین کو ترجیح دینی چاہیے کہ وہ نئی اور نامناسب تراکیب کی بجائے ثقافتی اور روایتی طور پر قابل قبول اظہار استعمال کریں۔

مثالیں:

1. ’’to carry coal to Newcastle‘‘
   - لفظی ترجمہ: ”نیو کیسل کو کوئلہ لے جانا“۔
   - ثقافتی مطابقت: ”چمن کو پھول لے جانا“ یا ”ریگستان کو پانی لے جانا“ یا ”الٹے بانس بریلی کو“۔
2. "The upper hand is better than the lower hand" (Prophetic Hadith)
   - لفظی ترجمہ: ”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“
   - ثقافتی مطابقت: ”دستِ کرم بہتر ہے دستِ طلب سے۔“

مطابقت کی اقسام:

نائیڈا مطابقت کی دو اقسام پیش کرتے ہیں (۲۹):

رسمی مطابقت (Formal Equivalence):

اس مطابقت کی توجہ ماخذ زبان کی طرف مرکوز ہوتی ہے اور درستی اور صحت پر زور دیتی ہے۔ تاہم یہ ہدف زبان کے نحوی اور اسلوبی نمونوں کو متاثر کر سکتی ہے جیسا کہ نائیڈا اور ٹیبر بیان کرتے ہیں کہ رسمی مطابقت:

> ”قبول کرنے والی زبان کے قواعد اور اسلوبیاتی طرز کو بگاڑ دیتی ہے اور اسی وجہ سے پیغام کو بھی بگاڑ دیتی ہے، جس کے نتیجے میں قبول کرنے والا یا تو پیغام کو غلط سمجھتا ہے یا غیر ضروری حد تک محنت کرتا ہے۔“(۳۰)

متحرک مطابقت (Dynamic Equivalence):

اس مطابقت میں توجہ ہدف زبان کی طرف مرکوز ہوتی ہے اور یہ مکمل قدرتی اظہار پر زور دیتی ہے تاکہ قاری ماخذ زبان کے ثقافتی نمونوں کو سمجھے بغیر پیغام کو سمجھ سکے۔ اس لحاظ سے متن کا ہدف زبان کے قاری اور ماخذ زبان کے قاری کے ساتھ تعلق یکساں نوعیت کا ہو جاتا ہے۔ نائیڈا کے مطابق متحرک مطابقت وینے اور ڈر بلنے کے طریقہ کار کے قریب ترین ہے کیوں کہ:

"اس مطابقت کا مقصد اظہار کی مکمل قدرتی شکل حاصل کرنا ہوتا ہے اور یہ کوشش کرتی ہے کہ وصول کنندہ کو اس کی اپنی ثقافت کے سیاق میں متعلقہ طرزِ عمل سے جوڑا جائے۔ یہ اس بات پر اصرار نہیں کرتی کہ وصول کنندہ ماخذ زبان کے سیاق و سباق کے ثقافتی انداز کو سمجھے تاکہ وہ پیغام کو سمجھ سکے۔"(۳۱)

ترجمے میں مطابقت کی اہمیت:

مطابقت کا مقصد الفاظ کے ظاہری شکل کو نقل کرنا نہیں بلکہ پیغام کے اثر کو برقرار رکھنا ہے۔ مترجم کو ہدف زبان میں وہ الفاظ یا تراکیب تلاش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو ماخذ زبان کے پیغام کو ہدف زبان کے قارئین کے لیے موزوں انداز میں پیش کرے۔ یہ عمل ترجمے کے دوران ثقافتی اور سیاقی عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے پیغام کو زیادہ مؤثر اور بامعنی بناتا ہے۔

نیومارک نے مطابقت کی تین اقسام تجویز کی ہیں:

ثقافتی مطابقت(Cultural Equivalence):

یہ ہدف زبان کے قارئین کو ماخذ زبان کے پیغام کو جزوی طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ اس میں ہدف زبان کی ثقافت میں موجود کسی ایسی اصطلاح کا استعمال کیا جاتا ہے جو ماخذ زبان کے ادارے یا تصور کے مساوی ہو اور وہی کردار ادا کرے۔

فعلی مطابقت (Functional Equivalence):

یہ مترجمین کا سب سے اعلیٰ مقصد ہوتا ہے۔ یہ ثقافتی طور پر غیر جانبدار ہوتی ہے اور درستی پر توجہ دیتی ہے تاکہ ہدف زبان میں ماخذ زبان کے پیغام کو مؤثر اور قابلِ فہم بنایا جاسکے۔

تفصیلی مطابقت(Descriptive Equivalence):

اس میں ماخذ زبان کے ثقافتی الفاظ کا مفہوم چند ہدف زبان کے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہ مترجم کو ثقافتی طور پر مخصوص اصطلاحات کا قابلِ قبول ادراک حاصل کرنے کے لیے دیگر الفاظ یا تراکیب استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے۔(۳۲)

مطابقت کا تصور ترجمے کے عمل میں ہدف زبان پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تاہم مختلف ماہرین نے اس کے تحت اپنی ذیلی اقسام پیش کی ہیں، جو ان کے اپنے نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہیں۔ ہر قسم کا مقصد ماخذ زبان کے پیغام کو مؤثر انداز میں ہدف زبان کے قارئین تک پہنچانا ہے جبکہ ثقافتی اور سیاقی عوامل کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

تطبیق(Adaptation):

تطبیق ترجمے کا سب سے آزاد طریقہ کار ہے، جو وسیع پیمانے پر مختلف ادبی کاموں (مثلاً: شاعری، ناول، ڈرامے وغیرہ) میں

استعمال ہوتا ہے۔ وینے اور ڈربلنے کے مطابق یہ طریقہ اس وقت موزوں ہوتا ہے جب ماخذ زبان کا متن کسی خاص ثقافت سے متعلق ہو اور ہدف زبان میں اس کا کوئی متبادل موجود نہ ہو۔ اس صورت میں مترجم کو ہدف زبان میں ایک ایسی صورت حال تخلیق کرنی چاہیے جو ماخذ زبان کے متن کے تصور کے مطابق ہو۔(۳۳) اس طریقے میں مترجم کو متن کو از سر نو لکھنا پڑ سکتا ہے تا کہ ہدف زبان کے قارئین کے لیے پیغام زیادہ قابلِ فہم اور ثقافتی طور پر موزوں ہو۔ یہ طریقہ اکثر مختلف زبانوں میں "بائبل" کے ترجمے کے دوران استعمال کیا جاتا ہے، جہاں مختلف ثقافتوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔(۳۴)۔

تطبیق کو آزاد ترجمہ کے متوازی سمجھا جا سکتا ہے جسے قریباً تمام ماہرین ہی ترجمے کے ابتدائی مطالعے میں زیر بحث لائے ہیں۔ ترجمے کے عمل کے دوران مختلف اصطلاحات اور تصورات مترجمین کے لیے موضوع بحث رہے ہیں، چاہے وہ لفظی ترجمہ، معنوی تبدیلی اور مطابقت جیسے مماثل تصورات ہوں یا استعارہ، تطبیق، اور تبدیل محل جیسے مختلف اصطلاحات۔ ہر طریقے کا ماخذ زبان اور ہدف زبان کے درمیان ایک خاص مقام ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر مستعار لینا ماخذ زبان کے قریب ترین طریقہ ہے جب کہ تطبیق ہدف زبان کے قریب ترین طریقہ ہے۔

تطبیق ترجمے کا ایک ایسا طریقۂ کار ہے جو ثقافتی فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے ہدف زبان میں پیغام کی ہم آہنگی کو یقینی بناتا ہے۔ یہ خاص طور پر ان متون کے لیے موزوں ہے جو مختلف ثقافتی سیاق و سباق کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں اور جہاں حرفی ترجمہ ممکن یا مناسب نہیں ہوتا۔

ترجمے کے مختلف طریقوں کے درمیان باہمی تعلق:

ہر طریقۂ کار کی واضح تعریف کے بعد یہ کہنا ضروری ہے کہ بعض اوقات ان طریقوں کے درمیان لکیر کھینچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے خاص طور پر غیر مستقیم ترجمے کے طریقے میں یہ عمل مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے درمیان ایک باہمی الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے صفی صفوان اور لقمان ناصر نے اپنے تحقیقی مطالعے میں انگریزی اور عربی کے درمیان مثالوں کے ذریعے بیان کیا ہے کہ ترجمے کے عمل میں ان طریقوں کے درمیان فرق کرنا کتنا مشکل ہے۔(۳۵) ذیل میں ان مثالوں کو اردو اور انگریزی کے تناظر میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مثال ا: (Private)   ایک دروازے پر لکھا ہوا   "داخلہ منع ہے"

یہ ترجمہ تین طریقوں کو ظاہر کرتا ہے: Transposition: ایک لفظ کو جملے میں تبدیل کرنا، جیسے "Private" کو "داخلہ منع ہے" بنانا۔ Modulation: (بیان کو انتباہ میں بدلنا)۔ Equivalence: (ماخذ زبان کی صورت حال کو ہدف زبان کے قارئین کے لیے

مناسب انداز میں بیان کرنا)۔

مزید مثالیں: "No parking" " گاڑی کھڑی کرنا منع ہے"

- Transposition + Equivalence:

لفظی بیان کو پابندی کے حکم میں تبدیل کیا گیا، جو ہدف زبان میں بہتر طور پر قابلِ فہم ہے۔

۲. "To break the ice" → "خاموشی توڑنا"

- Modulation + Equivalence:

محاورے کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے زبان اور سیاق کو بدلا گیا۔

۳. "Open to the public" → "سب کے لیے کھلا ہے"

- Transposition + Modulation + Equivalence:

جملے کی ساخت کو بدلا گیا، مفہوم کو ہدف زبان کے تناظر میں ڈھالا گیا، اور ماخذ زبان کی صورت حال کو ہدف زبان میں بہتر طور پر پیش کیا گیا۔

یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ مختلف طریقے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور بعض اوقات ایک ترجمے میں کئی طریقے شامل ہو سکتے ہیں۔ مترجم کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ان طریقوں کو کب اور کیسے استعمال کرنا ہے تاکہ ماخذ زبان کے پیغام کو ہدف زبان میں زیادہ مؤثر اور فطری طور پر منتقل کیا جا سکے۔

نتائج

پچھلے چند صفحات میں درج ذیل نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے:

۱. ترجمے کے مطالعے کے مختلف پہلو موجود ہیں، جنہیں ان کے نقطہ نظر کے مطابق درجہ بند کیا جا سکتا ہے، یعنی لسانی، فعلی، اور ثقافتی نظریات, وینے اور ڈربلنے کا ماڈل لسانی ترجمے کے مطالعے سے متعلق ہے۔

۲. حکمت عملی اور طریقۂ کار کے تصورات عالمی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیگر مترجمین نے ان کے متبادل کے طور پر مختلف اصطلاحات استعمال کی ہیں، جیسے: حکمت عملی کے لیے 'طریقہ کار' یا 'کبیر' اور طریقۂ کار کے لیے 'تکنیک' یا 'صغیر'۔

۳. وینے اور ڈربلنے کے ماڈل میں پیش کیے گئے طریقۂ کار ترجمے میں لسانی خلا کو پُر کرنے کے لیے مختلف جہات سے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 2 No. 2 (2024)

۴. ان طریقۂ کاروں کا موازنہ دیگر ماہرین کے پیش کردہ طریقوں سے کرنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام اصطلاحات ایک جیسے تصورات کی نشاندہی کرتے ہیں تاہم ان میں کچھ اضافی تفصیلات اور وضاحتیں مختلف ماہرین کے نقطہ نظر کے مطابق سامنے آتی ہیں۔

۵. یہ کہا جاسکتا ہے کہ طریقۂ کار کی اصطلاحات میں فرق در حقیقت صرف الفاظ اور اصطلاحات کی نوعیت کا معاملہ ہے اور اس کا بنیادی تصور تقریباً تمام ماہرین کے ہاں یکساں ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1. Jeremy Munday, Introducing Translation Studies: Theories and Applications, 4th Edition, Routledge, London & New York, 2016, p. 88.

۲. طارق رحمان، ڈاکٹر، لسانیات ایک تعارف، مترجم: اصغر بشیر، سٹی بک پوائنٹ، کراچی، ۲۰۱۷، ص ۳۱۔

۳. شمس الرحمان فاروقی، دریافت اور بازیافت، مشمولہ، فنِ ترجمہ نگاری، مرتبہ: خلیق انجم، انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دہلی، بھارت، تیسرا ایڈیشن، ۱۹۹۶، ص ۱۲۳۔

4. A. Asbol, (2005). The Theory and Practice of Literary Translation, American University of Beirut, Beirut, p. 41.
5. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, Translated and Edited by Jean Sager & Marie-Jo Hamel, John Benjamins Publishing, Amsterdam & Philadelphia, p. 21.
6. Peter Newmark, (1988). A Textbook of Translation, Foreign Language Education Press, Shanghai, p. 81.
7. Jeremy Munday, Introducing Translation Studies: Theories and Applications, p. 89.
8. J. D. Danielsen, Translation from Otherness to Completeness, Published in Quinquerme, 15(1), p. 9.
9. L. Al-Issa, (1987). An Analytical Study of the Process of Translation (With Special Reference to English/Arabic), Unpublished PhD Thesis, University of Salford, p. 134.
10. Jeremy Munday, Introducing Translation Studies: Theories and Applications, p. 89.
11. J. Catford & J. Connison, (1965). A Linguistic Theory of Translation, Oxford University Press, London, p. 66.
12. Peter Newmark, (1988). A Textbook of Translation, p. 81.
13. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, p. 32.
14. Abd Al-Sahib Mahdi Ali, (2005). Calquing: A Means of Terminological Enrichment, Published in Tarjuman, 14, p. 113.
15. Ibid, p. 113.
16. Jeremy Munday, Introducing Translation Studies: Theories and Applications, p. 89.

17. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, p. 33.
18. Eugene A. Nida, (1964). Toward a Science of Translating: With Special Reference to Principles and Procedures Involved in Bible Translating, E.J. Brill, Leiden, p. 159.
19. Peter Newmark, (1988). A Textbook of Translation, p. 46.
20. Andrew Chesterman, (2011). Reflections on the Literal Translation Hypothesis, In C. Alvstad, A. Hild, & E. Tiselius (Eds.), Methods and Strategies of Process Research: Integrative Approaches in Translation Studies, John Benjamins Publishing, Amsterdam/Philadelphia, p. 24.
21. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, p. 35.
22. Ibid, p36
23. Ibid, p 94
24. Ibid, p 36
25. Peter Newmark, (1988). A Textbook of Translation, p. 88.
26. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, p. 37.

۲۷. Skittle یا گولے لڑھکانے کے کھیل میں استعمال ہونے والی کھونٹی۔(ج میں بطور واحد)(الف) لکڑی کا گولہ یا طشتریاں لڑھکا کر کھڑی ہوئی نو کھونٹیاں گرانے کا کھیل (ب)(table skittles کا اختصار) اسی طرح کا میز پر کھیلا جانے والا کھیل، جس میں ایک لٹکی ہوئی گیند کو جھلا کر کھونٹیاں لڑھکاتے ہیں۔

https://www.rekhtadictionary.com/urdu-meaning-of-skittle

28. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, p. 38
29. Eugene A. Nida, (1964). Toward a Science of Translating: With Special Reference to Principles and Procedures Involved in Bible Translating, p. 159.
30. Eugene A. Nida & Charles R. Taber, (1982). The Theory and Practice of Translation, E. J. Brill, Leiden, Netherlands, p. 201.
31. Eugene A. Nida, (1964). Toward a Science of Translating: With Special Reference to Principles and Procedures Involved in Bible Translating, p. 129.
32. Peter Newmark, (1988). A Textbook of Translation, pp. 82-83.
33. Jean-Paul Vinay & Jean Darbelnet, (1995). Comparative Stylistics of French and English, p. 39.
34. Jeremy Munday, Introducing Translation Studies: Theories and Applications, p. 91.
35. Safwan, S., & Nasir, L., (2022). Introduction to the Model of Vinay and Darbelnet in Translation: Basics and Comparisons, College of Basic Education Research Journal, 18(3), p. 958.